

آداب معاشرت رسول اکرم (ص)

<?xml encoding="UTF-8">

دوسروں کے ساتھ آنحضرت (ص) کی معاشرت کے آداب و سنن

بہترین اخلاق:

کافی میں مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے ”بحر سقا“ سے فرمایا: بحر! خوش خلقی، باعثِ خوشی ہو تی ہے پھر امام (علیہ السلام) نے ایک حدیث کو ذکر کیا جس کے معنی یہ ہیں: آنحضرت (ص) خوش اخلاق تھے۔ (۱)

جس خوبی کی قدر دانی نہ ہو سکی:

علل الشرائع میں حضرت علی (علیہ السلام) سے منقول ہے: آنحضرت (ص) ان لوگوں میں سے تھے جن کی خوبیوں کی قدر دانی نہ ہو سکی جب کہ حضو (ص) ر کی خوبیوں کا تعلق تمام قریش اور عرب و عجم سے تھا کیا کوئی ایک بھی ایسا ہے جس کی خوبیاں آنحضرت (ص) سے زیادہ ہوں؟ اسی طرح اہل بیت (علیہم السلام) کی خوبیوں کی بھی قدردانی نہ ہو ئی نیز نیک مو منین کی خوبیوں کی بھی قدردانی نہ ہو ئی۔ (۲)

آنحضرت (ص) کی فروتنی:

ارشاد دیلمی (رہ) میں منقول ہے: آنحضرت (ص) اپنے لباس میں خود ہی پیوند لگاتے اور نعلین کی سلائی کرتے تھے، گوسفندوں کا دودھ دوہتے تھے، غلاموں کے ساتھ کھانا نوش فرماتے تھے، زمین پر بیٹھتے تھے، گدھے پر سوار ہوتے تھے اور دوسرے کو بھی سواری پر اپنے پیچھے بیٹھا لیتے تھے۔ بغیر کسی شرم و جھجک کے زندگی کی تمام ضروری چیزوں کو بازار سے خریدتے اور پھر گھر لے جاتے تھے۔ مالدار اور غریب دونوں سے ایک ہی طرح مصافحہ کرتے جب تک وہ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا تھا آپ اپنا دست مبارک نہیں کھینچتے تھے، جس سے ملاقات کرتے سلام میں پھل کرتے تھے چاہے وہ مالدار ہو یا فقیر، چھوٹا ہو یا بڑا، اگر آپ کو دعوت دی جاتی تو اسے حقیر نہیں سمجھتے چاہے خراب کھجور ہی کی دعوت کیوں نہ ہو۔

بلند طبیعت:

آپ کا خرچ کم تھا آپ کریم طبیعت -، خوش معاشرت اور خوبصورت تھے بغیر ہنسے ہمیشہ آپ کے لبو پیر مسکراہٹ رہتی تھی اور اسی طرح ہمیشہ محزون و غمگین رہتے تھے لیکن منہ نہیں بگڑنے دیتے تھے۔

مہربا ن پیغمبر (ص):

آنحضرت (ص) نے کبھی ذلت کا اظہار نہ کیا لیکن ہمیشہ متواضع رہے بغیرا سراف کے ہمیشہ بخشش کرتے رہے، حضور (ص) کا دل بہت نازک تھا تمام مسلمانوں کے لئے مہربان تھے پیغمبر اکرم (ص) نے کبھی اتنا زیاں نہیں کھا یا کہ آپ کو ڈکار آئی ہو اور کبھی لالچ کا ہاتھ کسی چیز کی طرف نہیں بڑھا یا۔ (۳)

چہرہ اور بالوں کی آراستگی:

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرت (ص) کی یہ عادت تھی کہ آئینہ میں سر مبارک کے بالوں کو سیدھا کرتے اور کنگھی بھی کرتے تھے کبھی کبھی یہ کام پانی کے سامنے انجام دیتے اور بالوں کو برابر کر لیتے تھے۔ پیغمبر اکرم (ص) نہ صرف اپنے اہل و عیال بلکہ اصحاب کے لئے بھی اپنے کو آراستہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: خدا کو یہ پسند ہے کہ جب اس کا بندہ اپنے بھائیوسے ملاقات کے لئے گھر سے باہر نکلے تو آماں دہو اور اپنے کو آراستہ کرے۔ (۴)

آنحضرت (ص) کی پانچ سنتیں:

علل اور عیون میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا: میں مرتے دم تک پانچ (۵) چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتا تا کہ یہ چیزیں میرے بعد سنت بن جائیں:

- ۱۔ غلاموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا ۲۔ بغیر روپوش (زین) کے گدھے کی سواری ۳۔ اپنے ہاتھوسے بکری کا دودھ دوہنا ۴۔ پشمی (اونی) لباس پہنا ۵۔ بچوں کو سلام کرنا۔ (بغیر حوالہ)

نوٹ: پشمی لباس اُس زمانہ کا بالکل معمولی اور سادہ لباس تھا پس یہ ہر زمانہ کے سادہ لباس کو شامل ہے۔

چھوٹے اور بڑے کو سلام :

قطب الدین (رہ) کی لُب اللباب میں منقول ہے: آنحضرت (ص) ہر چھوٹے اور بڑے کو سلام کرتے تھے۔ (۵)

داخلہ کی اجازت:

”فقیہ“ میں مروی ہے کہ حضرت علی (علیہ السلام) نے قبیلہ بنی سعد کے ایک شخص سے فرمایا: کیا میں اپنے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں ایک حدیث بیان کروں؟ اس کے بعد فرمایا: ایک دن صبح کے وقت آنحضرت (ص) ہمارے گھر تشریف لائے ہم ابھی بستر ہی پر تھے کہ سلام کیا ہمیں شرم آئی ہم نے جواب نہ دیا حضور (ص) نے دوبارہ سلام کیا ہم نے جواب نہ دیا تیسری مرتبہ سلام کیا تو ہم ڈرے کہ واپس چلے جائیں گے کیونکہ حضور (ص) کی یہ عادت تھی کہ تین مرتبہ سلام کرتے تھے اگر جواب ملتا تو اجازت لے کر اندر آ جاتے تھے ورنہ واپس چلے جاتے تھے لہذا ہم نے کہا:

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اندر تشریف لائیں! اس وقت آپ (ص) ہمارے گھر میں داخل ہوئے۔ (۶)

خواتین کو سلام:

کافی میحضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) خواتین کو سلام کرتے تھے اور وہ بھی جواب دیتی تھیں۔

حضرت علی بن ابی طالب بھی خواتین کو سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنا نا پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”مجھے خوف ہے کہ ان کی آواز متاثر نہ کر دے اس وقت ثواب سے زیادہ میرا نقصان ہو جائے گا۔“ (۴) اس کے بعد علامہ طباطبائی (رہ) نے فرمایا: شیخ صدوق (رہ) نے اس روایت کو بغیر سند کے ذکر فرمایا ہے اور طبری کے پوتے نے اس کو کتاب ”مشکوٰۃ“ میں ”محاسن“ سے نقل کیا ہے۔

آنحضرت (ص) کے بیٹھنے کا طریقہ:

کا فی میں منقول ہے کہ آنحضرت (ص) تین (۳) طریقے سے بیٹھتے تھے:

۱. قُرفُصَاء: (اکڑو) دونوں پنڈلیوں کو بلند کر کے آگے سے دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنا لیتے تھے۔
۲. کبھی دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ (گھٹنوں کے بل)
۳. کبھی ایک پیر کو موڑ لیتے تھے دوسرے پیر کو اس کے اوپر رکھ لیتے تھے۔ انہیں کبھی بھی چار زانو (آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے) نہیں دیکھا گیا۔ (۸)

جن امور کو حضور (ص) نے انجام نہ دیا:

مکارم الاخلاق میں حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے: آنحضرت (ص) جب کسی سے مصافحہ کرتے تو کبھی اس سے پہلے اپنے ہاتھ کو نہیں کھینچتے تھے، جب کوئی شخص آپ سے کوئی حاجت بیان کرتا یا کسی موضوع پر آپ سے گفتگو کرتا تو اس سے پہلے کبھی نگاہ نہ پھیرتے (صرف نظر نہ کرتے) جب کوئی شخص گفتگو کرتا تو اس سے پہلے کبھی خاموش نہ ہوتے، کبھی کسی کے سامنے اپنے پیر نہ پھیلاتے، جب دو کاموں میں اختیار ہوتا تو ان میں سے سخت کام کو منتخب فرماتے، جب آپ (ص) پر ظلم کیا جاتا تو انتقام نہ لیتے! اگر محارم الہی کے متعلق کوئی توہین ہو تی تو آپ غضبناک ہو جاتے۔ آپ کا غصہ بھی صرف خدا کی راہ میں ہوتا تھا اور زندگی بھر ٹیک لگا کر کھانا نوش نہ فرمایا۔

حاجت روائی:

جب بھی آنحضرت (ص) سے کسی چیز کا سوال کیا گیا کبھی ”لا: نہیں“ نہ کہا، کبھی کسی ضرورت مند کو واپس نہیں کیا امکانی صورت میں اس کی ضرورت پوری کی ورنہ نرم و شیرین لہجہ میں اسے راضی کیا، آپ کی نماز بغیر کسی نقص و کمی کے مختصر ہوتی تھی، آپ کے خطبے سب سے زیادہ مختصر ہوتے تھے، بیہودہ و فضول باتوں سے پرہیز کرتے تھے، آپ کی بہترین خوشبو سے لوگ آپ کو پہچان جاتے تھے۔

دسترخوان کے آداب:

آنحضرت (ص) جب لوگوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتے تو سب سے پہلے شروع کرتے اور سب سے آخر میں کھانا چھوڑتے، اپنے سامنے سے کھا تے صرف رُطَب (تروتازہ، پختہ کھجور) اور تَمَر (سوکھی کھجور، چھوارا) کھاتے وقت دوسری طرف اپنا دست مبارک بڑھا تے تھے۔

پانی تین سانس میں پیتے تھے اسے نگلتے نہیں بلکہ چوستے تھے صرف داہنے ہاتھ سے کھا تے پیتے اور لیتے دیتے تھے بائیں ہاتھ سے دوسرے تمام کام انجام دیتے تھے تمام امور داہنے ہاتھ سے انجام دینا پسند کرتے تھے مثلاً لباس پہننا اور کنگھی کرنا۔

لوگوں کو پکارنا:

آنحضرت (ص) جب کسی کو پکارتے تو تین (۳) مرتبہ آواز دیتے، باتوں کی تکرار نہ کرتے، جب کسی کے گھر جاتے تو تین (۳) مرتبہ اجازت لیتے، آپ اس طرح واضح طور پر گفتگو فرماتے کہ سننے والا سمجھ جاتا تھا، گفتگو کے وقت آپ کے سفید دانت چمکتے تھے، آگے کے دانت بڑی خوبصورتی سے ایک دوسرے سے جدا تھے لیکن فاصلہ نہ تھا۔

آنحضرت (ص) کا نظر کرنا:

آنحضرت (ص) ایک نظر ڈال کر اپنی نظر پھیر لیتے تھے، خیرہ ہو کر نہیں دیکھتے تھے، جو بات آپ کو پسند نہ ہو تو اس کو بیان نہیں فرماتے تھے، اس طرح چلتے جیسے کوئی نشیب کی طرف اترتا ہے حضور (ص) یہ فرماتے تھے: ”إِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا“ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔“ کھانے کی کسی چیز کی نہ تو تعریف کرتے نہ برائی، آپ کے اصحاب آپ کی موجودگی میں کسی بات پر نزاع نہیں کرتے تھے۔

تمام امور میں بے نظیر:

جس نے آپ سے ملاقات کی اس نے کہا: میں نے آپ (ص) سے پہلے اور آپ کے بعد آج تک کسی کو آپ جیسا نہیں دیکھا، آپ پر خدا کا درود سلام ہو۔ (۹)

نظر کرنا اور مصافحہ کرنا:

کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) اپنے سارے اصحاب کی طرف ایک طرح سے دیکھتے تھے کبھی اس کی طرف اور کبھی اس کی طرف، اصحاب کے سامنے کبھی پیر نہیں پھیلانے، کوئی مصافحہ کرتا تو اس سے پہلے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے جب لوگوں کو یہ پتہ چل گیا تو انہوں نے مصافحہ کر کے فوراً اپنے ہاتھ کو کھینچنا شروع کر دیا۔ (۱۰)

اس کے بعد علامہ طباطبائی (رہ) نے فرمایا: کلینی (رہ) نے دوسرے طریقوں سے بھی اس کی روایت کی ہے ایک میں یہ وارد ہے: آنحضرت (ص) نے کبھی کسی ضرورت مند کو واپس نہ کیا اگر کوئی چیز موجود ہو تو اسے

دے دیتے ورنہ فرماتے: يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ بِہ: خدا بندو بست کردے گا۔ (۱۱)

سنت ہمنشین:

تفسیر عیاشی (رہ) میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) جب کسی کے سامنے بیٹھتے تو جب تک وہ موجود ہو تا آپ اپنے لباس اور زینت کی چیزیں زیب تن کئے رہتے تھے۔ (۱۲)

گفتگو کے وقت مسکراہٹ:

مکارم الاخلاق میمروی ہے: آنحضرت (ص) گفتگو کے وقت مسکراتے تھے۔ (۱۳)

آنحضرت (ص) کا مزاح:

نیز مکارم الاخلاق میں یونس شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: تم لوگ آپس میں کس قدر شوخی کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: بہت کم! امام (علیہ السلام) نے فرمایا: شوخی کیوں نہیں کرتے؟! کیونکہ شوخی ایک طرح کی خوش اخلاقی ہے تم شوخی سے اپنے دینی بھائی کو خوش کرسکتے ہو آنحضرت (ص) لوگوں سے شوخی کرتے تھے تاکہ انہیں خوشحال کریں۔ (۱۴)

نبی اکرم (ص) بھی مزاح کرتے تھے:

کتاب الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: ہر مومن کے اندر شوخی ہونا چاہئے خود آنحضرت (ص) بھی شوخی فرماتے تھے البتہ صرف حق بات کہتے تھے۔ (۱۵)

سنت مزاح:

کافی میں مُعَمَّر بن خُلاَّد سے منقول ہے: میں نے حضرت امام علی رضا سے پوچھا: آپ پر فدا ہو جاؤں کبھی کبھی چند لوگوں کے درمیان ایسی باتیں ہو نے لگتی ہیں کہ شوخی شروع ہو جاتی ہے اور ہنسی آنے لگتی ہے۔ (اس میں کوئی حرج ہے؟) امام (علیہ السلام) نے فرمایا: کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو۔ راوی کا بیان ہے: میں نے سوچا شاید امام (علیہ السلام) کی مراد ”گالی“ ہے اس کے بعد امام (علیہ السلام) نے فرمایا: ایک اعرابی آنحضرت (ص) کی خدمت میں ہدیہ و تحفہ لاتا تھا اور وہیں اس طرح عرض کرتا تھا: میرے تحفہ کے پیسے عنایت فرمائیں! حضور (ص) ہنسنے لگتے تھے جب آپ غمگین ہوتے تو فرماتے: وہ اعرابی کہاں ہے؟ کاش ہمارے پاس آتا! (۱۶)

قبلہ رخ بیٹھنا:

کافی میحضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے: آنحضرت (ص) اکثر اوقات قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھتے تھے۔ (۱۷)

بچوں کا نام رکھنا:

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: جب کسی چھوٹے بچے کو برکت کی دعا یا نام رکھنے کے لئے لوگ حضو (ص) کی خدمت میں لاتے تھے تو آپ اس کے گھروالوں کا احترام کرتے ہوئے بچہ کو اپنی آغوش میں لیتے تھے۔ ایسا اتفاق بھی ہوا کہ بچہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا لوگ دیکھ کر شور کرنے لگتے تو آپ فرماتے:

”رہنے دو کہیں بچہ اپنا پیشاب نہ روک لے!“

آپ بچہ کو ویسے ہی رہنے دیتے و ہ مکمل طور سے پیشاب کر لیتا تھا اس کے بعد لوگ بچہ کو لیکر چلے جاتے تھے وہ حضرت کو کبیدہ خاطر نہیں پاتے تھے پھر حضور (ص) اپنے لباس کو پاک کر لیتے تھے۔ (۱۸)

جب آپ سواری کے اوپر بٹھتے تو کسی کو اجازت نہ دیتے کہ ساتھ پیدل چلے یا اسے اپنے ساتھ بیٹھالیتے تھے اور اگر وہ نہ بیٹھتا تو فرماتے:

”تم آگے آگے چلو فلاں جگہ میرا انتظار کرنا!“ (۱۹)

آنحضرت (ص) کا عفو:

کتاب الاخلاق میں ابوالقاسم کو فی سے مروی ہے: آنحضرت (ص) نے کبھی کسی سے انتقام نہ لیا جس سے اذیت پہنچتی اسے معاف کر دیتے تھے۔ (۲۰)

ہمنشین کی آداب:

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: جب کوئی شخص آنحضرت (ص) کی خدمت میں آ کر بیٹھتا تو جب تک وہ نہیں اٹھتا تھا حضور (ص) اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے۔ (۲۱)

اصحاب کی مزاج پرسی:

مذکورہ کتاب میمر وی ہے: جب آنحضرت (ص) اپنے کسی صحابی کو تین دنوں تک نہ دیکھتے تو اس کی خیریت معلوم کرتے اگر وہ سفر میں ہوتا تو دعا کرتے اگر سفر میں نہ ہوتا تو اس کی ملاقات کے لئے جاتے اور اگر بیمار ہوتا تو عیادت کے لئے جاتے۔ (۲۲)

انس بن مالک کا بیان ہے: میں نے خادم و نوکر کے عنوان سے نو (۹) سال تک آنحضرت (ص) کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ اس مدت میں کبھی مجھ سے یہ فرمایا ہو: ”یہ کام کیوں نہیں کیا؟“

حضو (ص) نے کبھی میرے کام میں عیب نہ نکالا۔ (۲۳)

آنحضرت (ص) کی مہر بانی:

غزالی کی ”احیاء“ میں منقول ہے کہ انس نے کہا: اس خدا کی قسم! جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث کیا کبھی ایسا نہ ہوا کہ آنحضرت (ص) کو کوئی کام پسند نہ آیا ہوا اور اس کے متعلق مجھ سے فرمایا ہو: ”اس کو کیوں انجا م دیا؟!“

جب حضور (ص) کی بیویاں میری ملامت کرتی تھیں تو آپ فرماتے:

”چھوڑ دو! تقدیر میں یہی لکھا تھا۔“ (۲۴)

آنحضرت (ص) کا جواب:

مذکورہ کتاب میں ہے: جب اصحاب میسے کوئی صحابی یا دوسرا شخص انہیں پکار تاتو جواب میفرما تے: لَبَّيْكَ (میں حاضر ہوں)۔ (۲۵)

اصحاب کا احترام:

نیز احیاء میں ہے: آنحضرت (ص) اپنے اصحاب کے احترام میں ان کا دل خوش کرنے کے لئے انہیں کنیت کے ساتھ پکارتے تھے اور جن کی کوئی کنیت نہ ہو تی ان کے لئے کنیت قرار دیتے تھے دوسرے لوگ بھی اسی کنیت سے پکارتے اسی طرح صاحب اولاد اور بغیر اولاد والی خواتین یہاں تک کہ بچوں کے لئے بھی کنیت رکھتے تھے اس طرح سے سب کے دلوں کو جیت لیتے تھے۔ (۲۶)

احترام کا ایک طریقہ ”تکیہ“ دینا:

احیاء میں ہے: جب آنحضرت (ص) کی خدمت میں کوئی آتا تھا تو آپ اپنا تکیہ اسے دے دیتے تھے اگر وہ قبول نہ کرتا تو آپ اس قدر اصرار فرماتے کہ اسے لینا ہی پڑتا تھا۔ (۲۷)

ماہ رمضان میں بخشش:

نیز احیاء میں ہے: ماہ رمضان المبارک میں تیز ہوا کے مانند آپ کے ہاتھ میں جو کچھ آتا اسے بخش دیتے تھے۔ (۲۸)

ضرورت مندوں کی مدد کی حد:

کافی میں عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا ایک ضرورت مند آیا حضرت اٹھے ایک مٹھی بھر کر ٹوکری سے کھجور نکالی اسے دے دیا اسی طرح چار (۴) ضرورت مند آئے سب کو دیا چوتھی مرتبہ فرمایا:

”خدا ہمارا اور تمہارا رازق ہے۔“

اس کے بعد مجھ سے فرمایا: جب بھی کوئی شخص آنحضرت (ص) سے سوال کرتا تھا آپ اسے عطا فرماتے تھے

ایک مرتبہ ایک خاتون نے اپنے بچہ کو بھیجا کہ جا کر سوال کرو اگر وہ یہ کہیکہ میرے پاس کوئی چیز نہیں تو تم کہنا:

”حضور(ص)! اپنا پیرا ہن ہی دے دیں۔“

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: آنحضرت(ص) نے اپنا پیرا ہن اتار کر دے دیا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی اور آپ کو میانہ روی کا حکم دیا:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا: اے رسول(ص)! اپنے ہاتھ کو گر دن سے ملا کر نہ باندھ دو ایسا نہ ہو کہ (ایک دم سے کچھ بھی نہ دو) اور نہ تو بالکل ہی اسے کھول دو (ایسا بھی نہ ہو کہ اپنا سب کچھ دے دو) پھر تمہیں ملامت زدہ، حیرت ناک بیٹھنا پڑے۔ (اسراء ۱۷) (۲۹)

صدقہ کے بجائے ہدیہ :

کافی میں حضرت امام محمد باقر سے مروی ہے: آنحضرت(ص) ہدیہ کی ہوئی چیزیں نوش فرماتے تھے لیکن صدقہ کی چیزیں نہیں کھاتے تھے۔ (۳۰)

ایک راستہ سے جانا دوسرے سے آنا:

اسی کافی میں مروی ہے کہ موسیٰ بن عمران بن بزیع نے کہا: میں نے حضرت امام علی رضاسے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوجاؤں لوگ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا (ص) جس راستہ سے جاتے تھے واپسی میں دوسرے راستہ سے آتے تھے کیا یہ صحیح ہے؟ فرمایا: ہاں! میں بھی اکثر ایسا ہی کرتا ہوں اور تم بھی ایسا ہی کیا کرو! (۳۱)

گھر سے باہر نکلنے کا وقت:

کتاب اقبال میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت(ص) سورج نکلنے کے بعد گھر سے باہر تشریف لاتے تھے۔ (۳۲)

نزدیک ترین جگہ بیٹھنا:

کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت(ص) کسی جگہ تشریف لے جاتے تو داخل ہونے کے بعد سب سے نزدیک والی (خالی) جگہ بیٹھتے تھے۔ (۳۳)

آنحضرت(ص) کی انکساری و تواضع:

غوالی اللالی میں مروی ہے: آنحضرت(ص) کو یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کے لئے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اسی لئے لوگ آپ کی تشریف آوری کے وقت نہیں اٹھتے تھے لیکن جاتے وقت حضر(ص) کے ساتھ دوسرے لوگ بھی اٹھتے تھے اور بیت الشرف کے دروازہ تک رخصت کر آتے تھے۔ (۳۴)

خواتین کی رائے کی مخالفت:

کا فی میں ہے: جب آنحضرت (ص) کسی جنگ کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں سے مشورہ فرماتے تھے پھر ان کی رائے کے خلاف عمل کرتے تھے۔ (۳۵)

پسینہ کی خوشبو:

مناقب میمنقول ہے: آنحضرت (ص) جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرہ میقیلولہ فرماتے تھے وہ آپ کے پسینہ کو جمع کر کے عطر میں ملا لیتی تھیں۔ (۳۶)

لوگوں سے گفتگو:

کا فی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) نے لوگوں سے کبھی اپنی عقل کے مطابق گفتگو نہ کی اس کے بعد فرمایا کہ جناب رسول خدا (ص) نے فرمایا: **إِنَّمَا مَعَاشِرُ الْأَنْبِيَاءِ أُمَرَاؤُا أَنْ تُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ**: ہم تمام انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق گفتگو کریں۔ (۳۷)

یہ حدیث کتاب محاسن، امالی صدو (رہ) اور تحف العقول میں بھی ہے۔ (۳۸)

لوگوں سے رعایت کا حکم:

امالی طوسی (رہ) مینبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے: ہم تمام انبیاء کو جس طرح تمام واجبات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح لوگوں کی رعایت کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ (۳۹)

لوگوں کے ساتھ رعایت:

کافی میحضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا: جس طرح میرے پروردگار نے مجھے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اسی طرح لوگوں کے ساتھ رعایت کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ (۴۰)

یہ حدیث تحف العقول، خصال ومعانی الاخبار میں بھی مروی ہے۔ (۴۱)

نبی (ص) کا اخلاق، قرآنی ہے:

محجة البیضاء میں سعد بن ہشام سے مروی ہے: میں نے عائشہ سے آنحضرت (ص) کے اخلاق کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟

میں نے کہا: کیوں؟ عائشہ نے کہا: آنحضرت (ص) کا اخلاق، قرآن ہے۔ (۴۲)

یہ حدیث، مجموعہ وژام (رہ) میں بھی ہے۔ (۴۳)

اہل بیت علیہم السلام کی جوان مر دی:

تحف العقول میں آنحضرت(ص) سے مر وی ہے: ہم اہل بیت علیہم السلام کی جوان مر دی یہ ہے کہ جس نے ہمارے اوپر ظلم کیا ہے ہم اسے بخش دیتے ہیں اور جو ہمیں محروم رکھتا ہے ہم اس کے ساتھ بخشش کرتے ہیں۔ (۲۴)

امالی صدو(رہ)ق میں بھی اس پہلے معنی کی روایت کی گئی ہے۔ (۲۵)

فقیروں سے محبت:

کافی میں آنحضرت(ص) سے مر وی ہے: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں مسلمان فقیروں سے محبت کروں۔ (۲۶)

حُسن خلق، اخلاق انبیا(ع) :

ارشاد دیلمی(رہ) میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مر وی ہے: صبر، سچائی، بردباری، اور حسن خلق یہ سب انبیاء(علیہم السلام) کے اخلاق میں سے ہیں۔ (۲۷)

آنحضرت(ص) کی اخلاقی دعا:

محجة البیضاء میں منقول ہے: آنحضرت(ص) خدا کی بارگاہ میں بہت تضرع وزاری کرتے تھے اور برابر خدا سے دعا کرتے تھے کہ انہیں آداب و مکارم الاخلاق سے آراستہ کرے، وہ اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ حَسِّنْ خُلُقِي؛ (وَيَقُولُ): اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ: خدایا! میرا اخلاق اچھا بنا دے! خدایا! مجھے برے اخلاق سے دور رکھ! (۲۸)

بداخلاقی کی آفت :

مجالس صدو(رہ)ق میں آنحضرت(ص) سے مر وی ہے: جبرئیل (علیہ السلام) خدا کی جانب سے میرے پاس نازل ہوئے اور انہوں نے کہا: ”يَا مُحَمَّدُ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) عَلَيكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اچھے اخلاق سے پیش آئیے کیونکہ برے اخلاق سے دنیا و آخرت کی بھلائی ختم ہو جاتی ہے۔“

پھر آنحضرت(ص) نے فرمایا: ”تم میں سے وہ شخص مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔“ (۲۹)

آنحضرت(ص) کا مزاح، باعث رحمت :

شہید ثا(رہ)نی کی کتاب کشف الریبه میں حسین بن زید سے مر وی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا:

میں آپ پر فدا ہو جاؤں کیا آنحضرت(ص) کسی سے شوخی کرتے تھے؟

امام (علیہ السلام) نے فرمایا: خدا نے آنحضرت (ص) کے لئے ارشاد فرمایا کہ وہ خلق عظیم پر فائز ہیں خدا نے جتنے بھی انبیاء (ع) بھیجے ان کے اندر کچھ گرتگی (ملال) ہوتا تھا لیکن حضور (ص) کو مکمل رافت و رحمت کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کی ایک مہر بانی یہ تھی کہ اپنے اصحاب سے مزاح فرماتے تھے تا کہ ان کی عظمت و بزرگی سے وہ مرعوب نہ ہوں ان کی طرف نظر کر سکیں اور حضور (ص) سے اپنی ضرورتوں کو بیان کر سکیں۔

اصحاب کو خوش کرنا:

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے اپنے آباؤں طاہرین علیہم السلام سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے: جب آنحضرت (ص) اپنے کسی صحابی کو غمگین ورنجیدہ دیکھتے تو شوخی کر کے اسے خوش کر دیتے تھے اور فرماتے تھے: ”جو شخص تر شروئی کے ساتھ اپنے بھائیوں سے ملاقات کرے خداوند عالم اس پر غضبناک ہوتا ہے۔“ (۵۰)

تمام چیزوں کے متعلق گفتگو:

مکارم الاخلاق میں زید بن ثابت سے مروی ہے: ہم جب بھی آنحضرت (ص) کے ساتھ بیٹھتے تھے اگر آخرت کے متعلق گفتگو ہوتی تو آپ بھی ہمارے ساتھ اسی کی گفتگو کرتے اور اگر ہم دنیا کے متعلق گفتگو کرتے تو آپ بھی یہی کرتے اسی طرح اگر ہم کھانے پینے سے متعلق گفتگو کرتے تو آپ بھی اسی کے بارے میں گفتگو فرماتے تھے۔ (۵۱)

ابرو سے اشارہ نہ کرنا:

مناقب میں مروی ہے: آنحضرت (ص) اپنی چشم مبارک اور ابرو سے اشارہ نہیں کرتے تھے۔ (۵۲)

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:

کشف الغمہ میں منقول ہے: آنحضرت (ص) نے اپنی ایک بیوی سے فرمایا: کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ ذخیرہ نہ کرنا کیونکہ خدا ہر آنے والے کل کا رزق، عطا کرنے والا ہے۔ (۵۳)

راہ خدا میں زیارت:

کتاب دعائم الاسلام میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا سب سے بہترین اخلاق یہ ہے: ”وہ خدا کی راہ میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔“ (۵۴)

چہرہ پر خوشی کے آثار:

مجموعہ وژا (رہ) میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: انبیاء (ع) و صدیقین کا اخلاق یہ ہے کہ ملاقات کے وقت ان کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور وہ مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ (۵۵)

مصافحہ میں پہل:

مناقب میں منقول ہے: جب آنحضرت (ص) کسی مسلمان سے ملاقات کرتے تو پہلے مصافحہ کرتے تھے۔ (۵۶)

اصحاب سے سفارش:

احیاء العلوم میں منقول ہے: آنحضرت (ص) اپنے اصحاب سے فرماتے تھے: ”تم لوگ اپنی برائیاں مجھ سے بیا نہ کرنا کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ تمہارے پاس ہر کدورت سے خالی دل کے ساتھ رہوں۔“ (۵۷)
یہ مکارم الاخلاق میں بھی مروی ہے۔ (۵۸)

تکلف سے ممانعت:

مصباح الشریعہ میں آنحضرت (ص) سے منقول ہے: ہم انبیاء، اُمناء اورا تقیاء، تکلف سے دور ہیں۔ (۵۹)

ایک جامع پیغمبر (ص):

مذکورہ کتاب میں آنحضرت (ص) سے منقول ہے: میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ علم و حلم اور صبر کا مرکز بنوں۔ (۶۰)

آنحضرت (ص) کی بے تکلفی:

مکارم الاخلاق میں ابوذر سے مروی ہے: آنحضرت (ص) اپنے اصحاب کے درمیان بغیر کسی امتیاز کے بیٹھتے تھے اگر کوئی اجنبی آتا تھا تو وہ حضر (ص) کو بغیر پوچھے نہیں پہچانتا تھا ہم نے حضو (ص) کی خدمت میں عرض کیا: ”آپ ایک خاص جگہ تشریف رکھا کریں تا کہ ہر نووارد شخص آپ کو پہچان جائے۔“
اس کے بعد ہم نے آپ کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنادیا آپ اس پر بیٹھتے اور ہم تمام اصحاب دونوں طرف بیٹھتے تھے۔ (۶۱)

گفتگو کے وقت سب کی طرف توجہ رکھنا:

مجموعہ ورام (رہ) میں ہے: آنحضرت (ص) کی ایک سنت یہ ہے کہ جب تم چند لوگوں سے گفتگو کرو تو صرف کسی ایک کی طرف توجہ نہ کرو بلکہ سب کی طرف توجہ کرتے رہو۔ (۶۲)

خود ہی سارے کام انجام دینا:

اسی کتاب میں ہے: آنحضرت (ص) اپنے لباس میں خود ہی پیوند لگاتے تھے، نعلین کی سلائی خود ہی کرتے تھے، آپ گھر کے اندر سب سے زیادہ جوکا م کرتے تھے وہ خیاطی کاتھا۔ (۶۳)

انتقام صرف حدودِ الہی کی بنا پر:

اسی مجموعہ میں ہے: آنحضرت (ص) نے کبھی اپنے غلاموں اور کنیزوں کو راہ خدا کے علاوہ نہ مارا، کبھی اپنے لئے کسی سے انتقام نہ لیا صرف وہیں اس طرح کا اقدام کیا جہاں حدودِ الہی میں سے کسی حد کا اجراء مقصود ہو تا تھا۔ (۶۲)

انبیاء (ص) کا مشترک اخلاق:

کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے: خدا نے جس نبی کو مبعوث کیا اسے سچائی اور امانت داری کا حکم دیا چاہے وہ امانت کسی نیک انسان کی ہو یا بد کردار کی۔ یہ روایت تفسیر عیاشی (رہ) میں بھی ہے۔ (۶۵)

عیاشی (رہ) نے بھی اپنی تفسیر میں اس معنی کی روایت کی ہے۔ (۶۶)

امانت میں خیانت نہ کرو:

”مجموعہ“ میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے : امانت میں خیانت نہ کرو کیونکہ آنحضرت (ص) کو سوئی اور دھاگہ بطور امانت دیا جا تا تھا تو اسے بھی صاحب امانت کو واپس کر دیتے تھے۔ (۶۷)

وعدہ وفائی:

”مکارم الاخلاق“ میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) نے ایک شخص سے وعدہ کیا: ”فلاں پتھر کے پاس میں تم سے ملوں گا تم آنا!“

امام (علیہ السلام) نے فرمایا: اس چٹان کے پاس حضور (ص) کو شدید گرمی لگی اصحاب نے عرض کیا: اگر آپ سایہ میں آ جائیں تو کیا حرج ہے؟!

فرمایا: ”اسی جگہ اس سے ملنے کا وعدہ کیا ہے لہذا میں یہیں پر اس کا انتظار کرتا رہوں گا اگر وہ نہ آئے تو اس کی طرف سے وعدہ خلافی ہو گی۔“ (۶۸)

اہل بیت علیہم السلام کی ذمہ داری :

”محاسن“ میں حضرت علی (علیہ السلام) سے مروی ہے : ہم اہل بیت علیہم السلام کی یہ ذمہ داری ہے : کھانا کھلائیں، حادثات میلوگوں کو پناہ دیں اور جب سب لوگ سوتے ہیں اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول ہوں۔ (۶۹)

یہ روایت کافی میں بھی ہے۔ (۷۰)

مہمان سے کام نہ لینا:

کافی میں منقول ہے کہ حضرت امام علی رضا کی خدمت میں ایک مہمان آیا مولا نے رات میں کچھ دیر اس سے بات کی چراغ کی روشنی کم ہوگئی مہمان نے اصلاح کے لئے ہاتھ بڑھایا امام (علیہ السلام) نے روک دیا خود بتی کو درست کیا اور فرمایا: ”إِنَّا قَوْمٌ لَّانَسْتَخْدِمُ أَضْيَافَنَا: ہم اہل بیت (علیہم السلام) کو یہ بات پسند نہیں کہ اپنے مہمان سے کوئی کام لیں۔“ (۷۱)

ہم مہمان کے جانے پر اس کی مدد نہیں کرتے :

امالی صدو(رہ)ق میں مروی ہے: قبیلہ جہنیہ کے کچھ لوگ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں آئے امام (علیہ السلام) نے استقبال کیا ان کی خاطر تواضع کی جب وہ جانے لگے تو انہیں زاد راہ، صلہ و عطیہ دیا پھر اپنے غلاموں سے فرمایا: ”سامان باندھنے میں ان کی مدد نہ کرنا!“ جب وہ لوگ سامان باندھ چکے تو عرض کیا: فرزند رسول (ص)! آپ نے ہماری بہت اچھی طرح خاطر تواضع کی لیکن آخر میں غلاموں کو سامان باندھنے سے کیوں روک دیا؟ امام (علیہ السلام) نے فرمایا: ہم اپنے یہاں سے جانے میں مہمانوں کی مدد نہیں کرتے۔ (۷۲)

مہمان کے ساتھ کھانا :

کافی میں مروی ہے کہ جب آنحضرت (ص) کی خدمت میں کوئی مہمان آتا تھا تو آپ اس کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے جب تک مہمان کھانے سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا تھا آپ اس کے ساتھ کھاتے رہتے تھے۔ (۷۳)

مہمان کو رخصت کرنا:

احیاء العلوم میں ہے: ایک سنت یہ ہے کہ گھر کے دروازہ تک مہمان کو رخصت کیا جائے۔ (۷۴)

رزق میں خدا پر توکل:

کافی میں ابن بکیر ناقل ہیں: اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) ہمیں موٹی تنوری روغنی روٹی اور حلو کھلاتے تھے اس کے بعد روٹی اور روغن زیتون کھلاتے تھے۔ امام (علیہ السلام) سے کھاگیا: اگر آپ اس میں کچھ کمی کردیں تو زندگی میں اعتدال پیدا ہو جائے گا۔ فرمایا: ہم حکم خدا کے مطابق تدبیر کرتے ہیں جب ہمارے رزق میں وسعت ہوتی ہے تو ہماری زندگی میں گشادگی ہوتی ہے اور جب خدا، تنگی کرتا ہے تو ہم قناعت کرتے ہیں۔ (۷۵)

آنحضرت (ص) کا طریقہ یہ نہیں ہے:

مجموعہ وژرا(رہ)م میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جو تم سے محبت سے ملتا ہے اسے اس کے عیوب کا طعنہ نہ دو اور جس گناہ میں وہ مبتلا ہے اس کا پر چار نہ کرو کیونکہ یہ طریقہ نہ تو نبی (ص) کا ہے اور نہ اولیائے الہی کا۔ (۷۶)

معمولی تحفہ قبول کرنا:

کتاب ”فقیہ“ میں آنحضرت(ص) سے مروی ہے: اگر مجھے کسی گوسفند کے پایہ کی دعوت دی جائے تب بھی میں قبول کر لوں گا اور اگر اسے تحفہ کے طور پر لائیں تو بھی قبول کر لوں گا۔ (۷۷)
کا فی میں(صرف) دوسرا جملہ مروی ہے۔ (۷۸)

آنحضرت(ص) کا مشورہ:

”محاسن“ میں مُعَمَّر بن خُلاصہ سے مروی ہے: حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) کا سعد نامی ایک غلام دنیا سے گزر گیا امام (علیہ السلام) نے فرمایا: مجھے کسی صاحب علم اور امانت دار کا پتا بتاؤ تاکہ اسے سعد والی جگہ پر معین کر دوں۔

میں نے عرض کیا:- میں آپ کو بتاؤں؟!

امام (علیہ السلام) نے غصہ کے عالم میں فرمایا: آنحضرت(ص) اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے تھے پھر جس چیز کا ارادہ کر لیتے تھے اس پر بالکل پختہ طریقہ سے جم جاتے تھے۔ (۷۹)

آنحضرت(ص) کا مناظرہ:

احتجاج میں حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) سے مروی ہے: میں نے اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا: جب یہود و مشرکین آنحضرت(ص) سے دشمنی رکھتے تھے تو کیا آپ ان سے مناظرہ کرتے تھے؟ میرے بابا نے فرمایا: ہاں! اکثر مناظرہ فرمایا کرتے تھے۔ (۸۰)
یہ حدیث، تفسیر امام حسن عسکری (علیہ السلام) میں بھی مروی ہے۔ (۸۱)

لوگوں سے نزاع کی ممانعت :

امالی صدو(رہ)ق میں آنحضرت(ص) سے مروی ہے: سب سے پہلی چیز جس سے میرے رب نے مجھے منع کیا وہ ”نزاع“ ہے۔ (۸۲)

کبھی ”نہیں“ نہ کہا:

بحار میں دعوات راوندی(رہ) سے منقول ہے حضرت علی (علیہ السلام) نے فرمایا: جب آنحضرت(ص) سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اگر وہ کام آپ کی مرضی و ارادہ کے مطابق ہو تا تو آپ فرماتے : نَعَمْ! (ہاں!) اور اگر خلاف ہو تا تو خاموش رہتے لیکن کبھی لا(نہیں) نہیں کہتے تھے۔ (۸۳)

حلقہ وار نشست :

مکارم الاخلاق میں انس سے مروی ہے: جب ہم آنحضرت(ص) کی خدمت میں ہوتے تو حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے تھے۔ (۸۴)

اصحاب و ملائکہ کی ہمراہی:

اسی کتاب میں جا برص سے منقول ہے: جب آنحضرت (ص) باہر نکلتے تو اصحاب آگے آگے اور فرشتے پیچھے پیچھے ہوتے تھے۔ (۸۵)

فوجیوں کے ساتھ مہر بانی:

مکارم الاخلاق میں جابر (رض) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) جنگوں میں سب سے پیچھے چلتے تھے فوجیوں کے لئے دعا فرماتے تھے اگر کسی کمزور کے لئے راستہ چلنا مشکل ہوتا تھا تو اسے اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور مہر بانی کے ساتھ لشکر تک پہنچا دیتے تھے۔ (۸۶)

متاع دنیا کی طرف نہ دیکھنا:

مجمع البیان میں ہے: آنحضرت (ص) دنیا کی ایسی چیزوں کی طرف نہیں دیکھتے تھے جو غرور و دلہستگی کا باعث بنیں۔ (۸۷)

نماز، غم، غم والہ کو دور کرتی ہے:

مجمع میں ہے: جب آنحضرت (ص) کسی چیز سے محزون ہو تے تھے تو نماز کی پناہ لیتے تھے۔ (۸۸)

ظاہر میں بندوں کے، باطن میں خدا کے ساتھ:

نیز اسی کتاب میں ہے: اگر چہ آنحضرت (ص) اپنے نیک اخلاق کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ معاشرت رکھتے تھے لیکن ان کا دل، جدا تھا آپ ظاہری طور پر مخلوق لیکن باطنی طور پر خالق کے ساتھ ہوتے تھے۔ (۸۹)

آنحضرت (ص) کی خلوت:

بحار میں مروی ہے: آنحضرت (ص) اپنے لئے خلوت و تنہائی کو پسند کرتے تھے۔ (۹۰)

ہر حال میں ذکر:

مجمع البیان میں حضرت ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) اٹھتے، بیٹھتے اور آتے جا تے وقت یہ ذکر پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، جب ہم نے علت دریا فت کی تو فرمایا: مجھے خدا کی طرف سے اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد آپ نے إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ کی تلاوت کی۔ (۹۱)

سات (۷) خصلتیں:

بحار الانوار میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: میرے رب نے مجھ سے سات (۷) چیزوں کی سفارش کی ہے: چھپا کر اور ظا ہر میں ہر کام فقط خدا کے لئے کروں، جو مجھ پر ظلم کرے اسے بخش دوں، جو مجھے محروم کرے اسے عطا کروں، جو مجھ سے تعلقات ختم کرے اس کے ساتھ صلہ رحم کروں، جب خاموش رہوں تو غور و فکر کروں اور جب دیکھوں تو عبرت حاصل کروں۔ (۹۲)

غلاموں کے ساتھ تعاون:

مناقب میں ہے: آنحضرت (ص) اپنی نعلین اور لباس خود سلتے، دروازہ خود کھولتے، بکری کا دودھ دھتے، اونٹنی کو باندھتے پھر دودھ دوہتے اور جب آپ کا خادم خستہ ہو جاتا تھا تو اس کے ساتھ چکی بھی چلاتے تھے۔

گھر والوں کے ساتھ تعاون:

آنحضرت (ص) نماز شب کے وضو کے لئے پانی خود ہی رکھتے تھے، پیدل چلنے میگوئی آپ پر سبقت نہیں کرتا تھا، بیٹھتے وقت کسی چیز پر ٹیک نہیں دیتے تھے، گھر کے کاموں میں مدد فرماتے اور اپنے دست مبارک سے گوشت کی بوٹیاں بناتے تھے۔

آداب طعام:

دستر خوان پر غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے، کھانے کے بعد انگلیاں چاٹتے تھے اور کبھی اتنا زیا دہ کھانا نوش نہ فرماتے کہ ڈکار آئے لگے۔

آنحضرت (ص) ہر ایک غلام اور آزاد شخص کی دعوت قبول فرماتے تھے چاہے ذراع (دست کے گوشت) کی دعوت دی جائے یا کراہ (پایہ) کی، نیز تحفہ قبول فرماتے تھے چاہے ایک گھونٹ دودھ ہی کیوں نہ ہو، تحفہ دی ہوئی چیز کو نوش فرماتے تھے لیکن صدقہ نہیں کھاتے تھے۔

کسی کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہیں دیکھتے تھے، آپ کا غضب صرف خدا کے لئے تھا اپنے لئے کبھی غصہ نہ کیا، کبھی بھوک کی شدت میمشکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے، ماحضر تناول فرماتے تھے اور موجود چیز کو نہیں ٹھکراتے تھے۔

لباس پیغمبر (ص):

آنحضرت (ص) ایک ساتھ دو لباس نہیں پہنتے تھے کبھی دھاری دار بردیمانی پہنتے اور کبھی پشمینہ (اُون کی) عبا کو اوپر سے ڈال لیتے تھے اسی طرح روئی اور کتان کے لباس بھی پہنتے تھے، آپ کے اکثر لباس سفید تھے، پیراہن کو داہنی طرف سے پہنتے تھے، جمعہ کے لئے ایک مخصوص لباس تھا، جب نیا لباس پہنتے تو پرانا فقیر کو دے دیتے تھے، جب کسی جگہ بیٹھتے تو عبا دھری نہ کر کے لوگ بچھا دیتے تھے، داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔

معاشرہ کے لئے پیغمبر (ص) کی سیرت:

آنحضرت (ص) کو تر بوز پسند تھا، بد بو پسند نہیں تھی، وضو کے وقت مسواک کرتے تھے، اپنی سواری پر اپنے غلام یا دوسرے کو پیچھے بیٹھا لیتے تھے، آپ سواری کے ہر قسم کے جانور مثلاً گھوڑے، گدھے اور خچر پر سوار ہو تے تھے، گدھے کی برہنہ پشت پر بغیر زین کے صرف لگام کے ساتھ سوار ہوجاتے تھے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ بغیر عبا، عمامہ، عرقچین (ٹوپی) کے ننگے پاؤں پیدل نکل جاتے، جنازے کی مشایعت کرتے، دوردور تک جا کر بیماروں کی عیادت کرتے، فقراء کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے، اپنے دست مبارک سے انہیں کھانا دیتے، جو شخص اخلاق میں صاحب فضل ہوتا اس کا احترام کرتے، عزت دار لوگوں سے الفت اور ان کے ساتھ نیکی کرتے، اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحم کرتے تھے البتہ انہیں دوسروں پر ترجیح نہیں دیتے تھے، کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے، معذرت کرنے والوں کا عذر قبول فرماتے، جس وقت قرآن نازل نہیں ہوتا تھا اس وقت لوگوں کو نصیحت کرتے، حضرت (ص) کی مسکراہٹ دوسرے لوگوں سے زیادہ تھی اگر کبھی ہنستے تو قہقہہ کے ساتھ نہیں ہنستے تھے۔

پاکیزہ کلام:

آنحضرت (ص) اپنی خوراک اور پوشاک، غلاموں اور کنیزوں سے بہتر اختیار نہ فرماتے، کبھی کسی کو برا بھلا نہ کہا، کبھی کسی عورت یا خادم پر لعنت نہ کی، جب آپ کے سامنے کسی کی ملامت کی جاتی تو آپ فرماتے: اسے چھوڑو تم سے کیا مطلب! جب کوئی آزاد یا غلام یا کنیز کسی حاجت کے لئے آتے تو پیوری کرتے تھے، آپ نے کبھی تندہی و بداخلاقی نہ کی، بازار میں آواز بلند نہ کرتے، دوسروں کی برائی کا جواب برائی سے نہ دیتے بلکہ نظر انداز کر کے معاف کردیتے تھے اور جس سے بھی ملتے تھے پہلے خود سلام کرتے تھے۔

کاموں میں تعاون:

جب آنحضرت (ص) کی خدمت میں کوئی کسی کام سے آتا تو آپ صبر کے ساتھ تعاون فرماتے تاکہ وہ کام عملی طور پر انجام پا جائے یا وہ شخص اپنا ارادہ ہی بدل دے، کبھی ایسا نہ ہوا کہ کسی نے مصافحہ کیا ہو اور آپ نے اس سے پہلے اپنا دست مبارک کھینچ لیا ہو، جب مسلمان سے ملتے تو پہلے خود سلام کرتے تھے۔

ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون:

آنحضرت (ص) اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے تھے، اگر نماز میں مشغول ہو تے اور کوئی پہلو میں بیٹھ جاتا تو نماز کو مختصر کر کے ختم کر دیتے پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے تھے: ”کیاکوئی ضرورت پیش آگئی ہے؟“

نشست و برخاست کے آداب:

آنحضرت (ص) اکثر اوقات اس طرح بیٹھتے تھے: دونوں ہنڈلیوں کو بلند کر لیتے اور دونوں دست مبارک کو آگے سے حلقہ بنا لیتے تھے (اکڑو بیٹھتے تھے) جب کسی مجمع میں جاتے تو سب سے پہلے جو خالی جگہ ہوتی

وہیں بیٹھتے اور اکثر اوقات قبلہ رخ بیٹھا کرتے تھے، آپ کی خدمت میں جو کوئی بھی آتا اس کا احترام کرتے کبھی کبھی اپنا لباس بچھا کر اس پر بیٹھا دیتے یا اسے اپنے بستر پر بیٹھا لیتے تھے، خوشی اور غصہ میں صرف حق بات کہتے تھے۔

پسندیدہ پھل:

آنحضرت (ص) کھیرے اور ککڑی کو کھجور اور نمک کے ساتھ کھا تے تھے، تمام پھلوں میں خر بوزہ اور انگور سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے، اکثر آپ کی غذا، پانی اور کھجور ہوا کرتی تھی، دودھ کو کھجور کے ساتھ نوش فرماتے اور کہتے تھے: ”یہ دونوں پاکیزہ غذائیں ہیں۔“

آنحضرت (ص) کے نزدیک گوشت سب سے اچھی غذا تھی، ثرید (آبگوشت: گوشت کے شوربے میں روٹی کے بھیگے ہوئے ٹکڑے) کو گوشت کے ساتھ کھا تے، حضو (ص) کو کدو بھی پسند تھا، جس حیوان کا شکار کیا جاتا اس کا گوشت کھا تے لیکن خود شکار نہیں کرتے تھے، کبھی روٹی پر گھی لگا کر کھا لیتے تھے، بکری کے گوشت میہاتھ اور شانہ کا حصہ پسند تھا، پکی ہوئی چیزوں میں کدو اور خورش میں سرکہ پسند تھا، کھجوروں میں عَجوہ (عمدہ و پختہ کھجور) پسند فرماتے تھے، سبزیوں میں کاسنی، ریحان کوہی اور کرم کلمہ کو دوست رکھتے تھے۔ (۹۳)

فقیرانہ زندگی:

تفسیر شیخ ابو الفتوح (رہ) میں ہے: آنحضرت (ص) اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا وَأَمِتْنِي مَسْكِينًا، وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ : خدایا! مجھے مسکین کی طرح زندہ رکھ! مجھے فقیرانہ موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں محشور فرما! (۹۴)

زکوٰۃ لیتے وقت دعا:

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرت (ص) کی خدمت میں کوئی زکوٰۃ لے کر آتا تو اس کے لئے اس طرح دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلَانٍ خدایا! فلاں کی آل اور خاندان پر رحم فرما! (۹۵)

فال نیک:

مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرت (ص) کو اچھی پیش گوئی پسند تھی آپ کو بد شگونی پسند نہیں تھی۔ (۹۶)

حضو (ص) کی بزم میں جھوٹ!

کتاب جعفریات میں منقول ہے کہ حضرت علی (علیہ السلام) نے فرمایا: اگر آنحضرت (ص) کے پاس کوئی جھوٹ بولتا تو آپ مسکرا کر فرماتے: اِنَّهٗ لَيَقُوْلُ قَوْلًا: یہ لغو بات کہہ رہا ہے! (۹۷)

تین (۳) بار تکرار:

جب آنحضرت (ص) گفتگو فرما تے یا آپ سے سوال کیا جاتا تو تین (۳) بار تکرار فرماتے تھے تاکہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے اور دوسرے بھی حضر (ص) کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ (۹۸)

آیت سلام کا نزول:

تفسیر قمی میں ہے: جب آنحضرت (ص) کے اصحاب آپ کی خدمت میں آتے تو اُنْعم صَبَاحاً وَاُنْعم مَسَاءً: صبح بخیر اور شب بخیر کہتے تھے یہ دور جاہلیت کا سلام تھا خدا نے یہ آیت نازل کی: **وَإِذَا جَاءَ وَكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ**: جب لوگ تمہارے پاس آتے ہیبتو اس طرح سلام کہتے ہیں جو خدا نے نہیں کہا ہے۔ (مجادلہ: ۵۸۸)

اس کے بعد حضور (ص) نے فرمایا: خدا نے اس کا نعم البدل ہمارے لئے قرار دیا ہے جو اہل جنت کا طریقہ ہے وہ اس طرح سلام کرتے ہیں: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ**۔ (۹۹)

باب شما ئل میں معانی الاخبار کے حوالہ سے یہ بات گزر چکی ہے کہ آنحضرت (ص) جس سے ملاقات کرتے پہلے خود سلام کرتے تھے۔ (۱۰۰)

سلام کا جواب بہتر و بیشتر ہو:

تفسیر ابو الفتوح (رہ) میں ہے: جب کوئی مسلمان آنحضرت (ص) سے اس طرح سلام کرتا تھا: **سَلَامٌ عَلَيْكَ** تو آپ اس طرح جواب دیتے تھے: **وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ**۔

جب کوئی اس طرح سلام کرتا: **السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ** تو آپ اس طرح جواب دیتے تھے: **وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** اس طرح سے آپ جواب میں کچھ اضافہ کر دیتے تھے۔ (۱۰۱)

لڑکی کی ولادت پر خوشی:

جعفر یا ت میں حضرت علی سے منقول ہے: جب آنحضرت (ص) کو کسی لڑکی کے پیدا ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو فرماتے تھے: **رَبِّحَانَةٌ وَرِزْقُهَا عَلَى اللَّهِ**: یہ ریحانہ (خوشبو دار پھول) ہے اس کا رزق، خداوند عالم دے گا۔ (۱۰۲)

فقراء کے لئے زکوٰۃ وصدقہ:

در اللئالی میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مالداروں سے زکوٰۃ اور صدقہ لے کر فقیروں کو دوں۔ (۱۰۳۲)

تقسیم زکوٰۃ:

کا فی میمر وی ہے: آنحضرت (ص) دیہات کی زکوٰۃ کو دیہاتیوں اور شہروں کی زکوٰۃ کو شہریوں میں تقسیم فرما تے تھے۔ (۱۰۲)

اس روایت کو اسی طرح بعینہ احمد (رہ) بن علی (رہ) نے احتجاج میں نقل کیا ہے۔ (۱۰۵)

میری تر بیت، خدانے کی ہے:

مکارم الاخلاق میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: میری تر بیت خدا نے کی ہے اور حضرت علی کی تر بیت میں نے کی ہے خدانے مجھے بخشش اور نیکی کا حکم دیا ہے، اس نے کنجو سی اور ظلم سے منع کیا ہے۔ (۱۰۶)

ہر چیز کی بخشش:

تفسیر ابو الفتوح (رہ) میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: جو ہم سے سوال کرتا ہے اگر ہمارے پاس کوئی چیز موجود ہو تو ہے تو ہم دریغ نہیں کرتے یعنی دے دیتے ہیں۔ (۱۰۷)

اسی مضمون کی روایت، فقہ الرضا میں بھی منقول ہے۔ (۱۰۸)

فراموشی کے وقت، دعا:

جعفریات میں منقول ہے: جب آنحضرت (ص) کوئی چیز فراموش کرتے تھے تو پیشانی کو ہتھیلی پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے: **اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، يَا مُذَكِّرَ الشَّيْءِ وَفَاعِلَهُ ذُكِّرْنِي مَا نَسِيتُ**: خدایا! ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں اے ہر چیز کو یاد دلانے اور انجام دینے والے! جس چیز کو میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے! (۱۰۹)

توضیح: اکثر شیعہ علماء منجملہ شیخ بہا (رہ) کے نزدیک معصوم نبی، نسیان (فراموشی) کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا ہے۔ مترجم اردو۔

چھ (۶) ناپسندیدہ خصلتیں:

امالی صدو (رہ) میں آنحضرت (ص) سے مروی ہے: خدا نے میرے لئے چھ (۶) خصلتوں کو پسند نہیں کیا ہے میں بھی انہیں اپنے اوصیاء اور تابعین کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں: ۱۔ نماز میں کھیل ۲۔ روزہ میں بری باتیں بکنا ۳۔ صدقہ دے کر احسان جتاننا ۴۔ حالت جنازت میں مسجد میں داخل ہونا ۵۔ لوگوں کے گھروں کے بارے میں اطلاع حاصل کرنا ۶۔ قبرستان میں ہنسنا۔ (۱۱۰)

انبیاء (علیہم السلام) کی چار خصلتیں:

تحف العقول میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے: انبیاء (علیہم السلام) کے اندر چار (۴) خصلتیں موجود ہوتی ہیں: نیکی، بخشش، مصیبتوں میں صبر اور حقوق مومنین کے متعلق قیام

انگوٹھی کے نگینہ کی طرف دیکھنا:

جعفریات میں حضرت علی (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) اپنی انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف کئے رہتے تھے اور اکثر اوقات اسے دیکھتے رہتے تھے۔ (۱۱۲)

رات میں فصل کاٹنے کی ممانعت:

تفسیر عیاشی (رہ) میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے: آنحضرت (ص) رات کے وقت کھجور توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے روکتے تھے۔ (تاکہ فقیر محروم نہ رہ جائیں) (۱۱۳)

باغ کے پھل کی خیرات:

محاسن میں مروی ہے: جب پھل پک جا تے تھے تو آنحضرت (ص) حکم دیتے تھے کہ دیواروں میں سوراخ کر دیئے جائیں۔ (تاکہ دوسرے لوگ بھی باغ کے اندر آکر پھل کھا سکیں) (۱۱۴)

فقیروں کو کھجوریں دینا:

قُرب الاسناد میں حضرت علی (علیہ السلام) سے مروی ہے: آنحضرت (ص) کی خدمت میں کچھ نا دار لوگ آئے تو انصار اور اہل مدینہ نے کہا: بہتر ہے کہ ہم ہر نخلستان سے انھی ایک ایک خوشہ دے دیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس پر عمل کیا اور آج تک یہ سنت بن گئی۔ (۱۱۵)

سب سے بڑا سخی:

عوارف المعارف میں منقول ہے کہ جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا: میں نے زمین کے تمام لوگوں کو اچھی طرح پرکھ لیا اور مال دنیا کے سلسلہ میں آنحضرت (ص) سے زیا دہ سخی کسی کو نہیں پایا۔ (۱۱۶)

ضرورت مندوں سے گفتگو:

جعفریات میں حضرت علی (علیہ السلام) سے مروی ہے: جب کوئی ضرورت مند حضرت علی کی خدمت میں آتا تھا تو فرماتے تھے: لَا عِلَّةَ! لَا عِلَّةَ! کوئی عیب نہیں، کوئی بات نہیں! (۱۱۷)

بخشش کا وعدہ:

عوارف المعارف میں جابر ص سے منقول ہے: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آنحضرت (ص) سے کچھ مانگا گیا ہو اور انہوں نے کہہ دیا ہو: نہیں! ابن عتیہ کا بیان ہے: اگر آنحضرت (ص) کے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہو تی تھی تو بعد میں دینے کا وعدہ

فرمالتے تھے۔ (۱۱۸)

لشکر بھیجنا:

اسی کتاب میں مروی ہے: جب آنحضرت (ص) کسی طرف فوج بھیجتے تو دن کے ابتدائی حصہ میں (دوپہر سے پہلے) بھیجتے تھے۔ (۱۱۹)

لشکر بھیجتے وقت دعا کرنا:

کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: جب آنحضرت (ص) فوج بھیجتے تو اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔ (۱۲۰)

جنگ سے متعلق اطلاع:

قرب الاسناد میں حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) سے مروی ہے: جب آنحضرت (ص) لشکر بھیجتے تھے تو سپہ سالار معین کرنے کے بعد اپنے معتمد کو بھی ساتھ لگا دیتے تھے تاکہ جنگ کے متعلق تمام خبروں کی اطلاع پاتے رہیں۔ (۱۲۱)

فوج کو ہدایت:

کافی میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: جب آنحضرت (ص) کسی لشکر کو بھیجتے تھے تو سپہ سالار کو خصوصی طور پر اور پورے لشکر کو عمومی طور پر تقویٰ کی تاکید فرماتے تھے اس کے بعد کہتے تھے: ”خدا کا نام لے کر اس کی راہ میں کافروں سے لڑنا، خیانت نہ کرنا، مقتولین کی ناکیں نہ کاٹنا، بچوں اور ان لوگوں کو جو پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہیں قتل نہ کرنا، کھجور کے درختوں میں آگ نہ لگانا، انہیں پانی میں نہ ڈبونا، پہل دار درختوں کو نہ کاٹنا، کھیتوں میں آگ نہ لگانا کیونکہ تمہیں نہیں معلوم ممکن ہے کہ تمہیں کو ان کی ضرورت پڑ جائے، حلال گوشت جانوروں کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا ہاں! اپنے کھانے بھر یہ کام کرنا، جب مسلمانوں کے کسی دشمن سے ملاقات کرنا تو اسے ان تین (۳) چیزوں میں سے ایک کی دعوت دینا: مسلمان ہو جاؤ، جزیہ دو، جنگ بند کرو، اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو قبول کر لے تو تم بھی اس کی بات مان جاؤ اور جنگ روک دو۔“ (۱۲۲)

اس مضمون کی روایت، تہذیب، محاسن اور دعائم الاسلام میں بھی ہے۔ (۱۲۳)

دشمن سے سامنا کرتے وقت کی دعا:

جعفریات میں منقول ہے: جب آنحضرت (ص) دشمن کا مقابلہ کرتے تھے تو پیادہ اور سوار نیز اونٹوں پر سوار تمام لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کرتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے: ”خدا یا! تو میرا مددگار ہے اور میری پناہ گاہ ہے، مجھ سے خطرات کو دور کر! خدا یا! میں تیری ہی مدد سے حملہ اور جنگ کر رہا ہوں۔“ (۱۲۴)

دعائم میں پہلا مضمون مروی ہے۔ (۱۲۵)

میدان جنگ کی دعا:

مجمع البیان میں مروی ہے: جب آنحضرت (ص) میدان جنگ میں حاضر ہو تے تو فرماتے تھے: ”رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ: خدایا! حق کے ساتھ حکم و فیصلہ کر!“ (۱۲۶)

آنحضرت (ص) کی شجاعت:

نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرت علی نے معاویہ کو ایک خط میں لکھا: جب جنگ کے شعلے بھڑکنے لگتے تو سب لوگ خوف سے خاموش ہو جا تے لیکن آنحضرت (ص) اپنے اہل بیت (علیہم السلام) کو آگے بھیجتے اور اپنے رشتے داروں کے ذریعہ تلواروں اور نیزوں کی گرمی سے اصحاب کی حفاظت کرتے تھے۔ (۱۲۷)

آنحضرت (ص) کی بیعت کا انداز:

مناقب میں مروی ہے: جس وقت ما مون عباسی نے حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) کی ولایت کے لئے بیعت لینا چاہی تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا: آنحضرت (ص) لوگوں سے اس طرح بیعت لیتے تھے، اس کے بعد امام (علیہ السلام) نے لوگوں سے بیعت لی اس وقت آپ کا دست مبارک لوگوں کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔ (۱۲۸)

عورتوں سے بیعت:

جعفریات میں منقول ہے: آنحضرت (ص) بیعت لیتے وقت عورتوں کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے بلکہ کسی ظرف میں پانی منگاتے اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے پھر عورتوں کو حکم دیتے کہ پانی میں اپنا ہاتھ ڈال دیاس کے بعد فرماتے تھے: ”میں نے تم سے بیعت لے لی۔“ (۱۲۹) اس مضمون کی روایت تحف العقول میں بھی ہے۔ (۱۳۰)

محرم لوگوں سے گفتگو:

دعائم میں منقول ہے: بیعت لیتے وقت آنحضرت (ص) کی ایک شرط یہ تھی کہ آپ عورتوں سے فرماتے تھے: ”نا محرم آدمیوں سے گفتگو نہ کرو!“ (۱۳۱)

بیکار مو من کی ملامت:

جامع الاخبار میں ابن عباس سے مروی ہے: جب آنحضرت (ص) کسی کی طرف دیکھتے اور انہیں وہ بھلا معلوم ہوتا تھا تو پوچھتے تھے: ”کیا کوئی کام کرتا ہے؟“ اگر لوگ بتاتے کہ بیکار ہے تو حضر (ص) فرماتے: ”وہ میری نظروں سے گر گیا!“ لوگ پوچھتے: کیوں آپ کی نظروں سے گر گیا؟ فرماتے: ”اگر مرد مو من بیکار رہے گا تو وہ اپنے دین کو اپنی زندگی کا سرمایہ قرار دے گا۔“ (وہ اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دے گا)۔ (۱۳۲)

قرض، سنت ہے:

دعائم الاسلام میں حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے مروی ہے: قرض دینا، کوئی چیز وقتی طور پر دینا اور مہمان نوازی کرنا یہ سب چیزیں سنت ہیں۔ (۱۳۳)

قرض کی نیک ادائیگی:

مجمع البحرین میں منقول ہے کہ آنحضرت (ص) خراب درہم بطور قرض لیتے تھے لیکن ادائیگی کے وقت صحیح وسالم دیتے تھے۔ (۱۳۴)

چار محبوب افراد:

تفسیر عیاشی (رہ) میں آنحضرت (ص) سے منقول ہے: خداوند عالم نے مجھے وحی کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ میں ان چار (۴) افراد کو دوست رکھوں: حضرت علی بن جناب ابوذر جناب سلمان صاور جناب مقداد ص۔ (۱۳۵) اس مضمون کی روایت کو طبری (رہ) نے بھی کتاب الامامہ میں نقل کیا ہے۔ (۱۳۶)

حضرت علی (علیہ السلام) کو دوست رکھو!

کتاب جعفر بن محمد میں آنحضرت (ص) سے منقول ہے: جبرئیل (علیہ السلام) نے میرے پاس آکر کہا: ”خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ حضرت علی بن کو دوست رکھو اور دوسروں کو بھی ان سے دوستی و محبت کا حکم دو!“ (۱۳۷)

سات (۷) خصلتوں کا حکم:

اسی کتاب میں آنحضرت (ص) سے منقول ہے: خدا نے مجھے ان سات (۷) خصلتوں کا حکم دیا ہے:

- ۱۔ فقیروں کو دوست رکھنا اور ان سے قریب رہنا۔
- ۲۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ زیا دہ کہنا۔
- ۳۔ اپنے رشتے داروں سے تعلقات برقرار رکھنا چاہے وہ مجھ سے رابطہ ختم کرچکے ہوں۔
- ۴۔ دنیاوی اعتبار سے اپنے سے نیچے لوگوں کی طرف دیکھنا اپنے سے اوپر والوں کی طرف نہ دیکھنا۔
- ۵۔ خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی سرزنش کی پروا نہ کرنا۔
- ۶۔ حق کہنا اگرچہ کڑوا ہو۔
- ۷۔ کسی سے ایک چیز کا بھی سوال نہ کرنا۔ (۱۳۸)

فریب کا قصد تک نہ کرو!

عوارف المعارف میں آنحضرت (ص) سے منقول ہے: ”جب تک تم میتوا ئی اور طاقت ہو کوشش کرو کہ کسی کو

رات یا دن میں دھو کہ دینے کا قصد بھی نہ کرنا کیونکہ یہ میری سنت ہے جو میری سنت کو زندہ کرے گا گویا اس نے مجھ کو زندہ کیا اور جو مجھے زندہ کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔“ (۱۳۹)

مدارک و مآخذ

- ۱۔ الکافی: ۲۱۰۲۔
- ۲۔ علل الشرائع: ۵۰۶۔
- ۳۔ ارشاد القلوب: ۱۱۵۔
- ۴۔ مکارم الاخلاق: ۳۴۔
- ۵۔ نقلہ عنہ فی المستدرک: ۸۳۶۲۔
- ۶۔ الفقیہ: ۱۳۲۰، ح ۹۲۷؛ علل الشرائع: ۳۶۶۔
- ۷۔ الکافی: ۲۶۴۸ و ۵۵۳۵؛ المستدرک: ۸۳۷۳۔
- ۸۔ الکافی: ۲۶۶۱؛ مکارم الاخلاق: ۲۶؛ المستدرک: ۸۴۰۰؛ فیض القدير: ۵۸۵، ۱۴۵، ۲۳۳۔
- ۹۔ مکارم الاخلاق: ۲۳۔
- ۱۰۔ الکافی: ۲۶۷۱؛ المستدرک: ۸۴۳۷؛ مکارم الاخلاق: ۲۳ و ۱۷۔
- ۱۱۔ الکافی: ۴۱۵۔
- ۱۲۔ تفسیر العیاشی (رہ): ۱۲۰۴، ح ۱۶۲، سورۃ آل عمران۔
- ۱۳۔ مکارم الاخلاق: ۲۱۔
- ۱۴۔ الکافی: ۲۶۶۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۱۔
- ۱۵۔ المستدرک: ۸۲۰۸؛ مناقب آل ابی طالب: ۱۱۴؛ عوارف المعارف: ۱۳۳؛ کشف الغمۃ: ۱۹۔
- ۱۶۔ الکافی: ۲۶۶۳؛ مناقب آل ابی طالب: ۱۱۴۹؛ بحار الانوار: ۱۶۲۵۹۔
- ۱۷۔ الکافی: ۲۶۶۱؛ مکارم الاخلاق: ۲۶؛ المستدرک: ۸۴۰۶۔
- ۱۸۔ مکارم الاخلاق: ۲۵۔
- ۱۹۔ مکارم الاخلاق: ۲۲۔
- ۲۰۔ المستدرک: ۹۷؛ احیاء علوم الدین: ۲۳۶۵۔
- ۲۱۔ مکارم الاخلاق: ۱۷۔
- ۲۲۔ مکارم الاخلاق: ۱۹۔
- ۲۳۔ مکارم الاخلاق: ۱۶؛ رواہ ابن ابی فراس (رہ) فی مجموعتہ: ۴۶؛ السهروردی فی عوارف المعارف: ۲۲۲ و فیہما: عشر سنین؛ و فیض القدير: ۵۱۵۲۔
- ۲۴۔ احیاء علوم الدین: ۲۳۶۵۔
- ۲۵۔ احیاء علوم الدین: ۲۳۸۱۔
- ۲۶۔ احیاء علوم الدین: ۲۳۶۶۔
- ۲۷۔ احیاء علوم الدین: ۲۳۶۶۔

٢٨. احياء علوم الدين: ٢٣٧٩؛ صحيح مسلم: ٤١٨٠٣.
٢٩. الكافي: ٢٥٥؛ تفسير العياشي (ره): ٢٢٨٩، ح ٥٩؛ تحف العقول: ٣٥١؛ احتجاجه مع سفيان الثوري.
٣٠. الكافي: ٥١٢٣؛ كمال الدين وتمام النعمة: ١١٦٥؛ فيض القدير: ٥١٩٥؛ الخصال: ٦٢ ح ٨٨؛ امالي الطوسي (ره): ١٢٣١؛ تفسير العياشي (ره): ٢٩٣، ح ٤٥؛ بشارة المصطفى (ص): ١٦٥؛ دعائم الاسلام: ٢٢٦ و ٢٥٨ و ٢٥٩، رواه حسين بن عثمان بن شريك في كتابه؛ راجع المستدرک: ٤١٢٢.
٣١. الكافي: ٥٣١٤، و ٨١٤٧؛ الاقبال: ٢٨٣.
٣٢. الاقبال: ٢٨١.
٣٣. الكافي: ٢٦٤٢؛ مكارم الاخلاق: ٢٦؛ المستدرک: ٨٤٠٣.
٣٤. غوالي اللئالي: ١١٤١؛ المستدرک: ٩١٥٩.
٣٥. الكافي: ٥٥١٨؛ الفقيه: ٣٢٦٨؛ مكارم الاخلاق: ٢٣٠.
٣٦. مناقب آل ابی طالب: ١١٢٢.
٣٧. الكافي: ٨٢٢٣ و ٨٢٢٣.
٣٨. المحاسن: ١٩٥؛ امالي الصدوق (ره): ٣٢١؛ تحف العقول: ٣٤.
٣٩. امالي الطوسي (ره): ٢١٣٥.
٤٠. الكافي: ٢١١٧؛ مشكاة الانوار: ١٧٧.
٤١. تحف العقول: ٤٨؛ الخصال: ٨٢؛ معاني الاخبار: ١٨٤.
٤٢. المحجة البيضاء: ٤١٢٠.
٤٣. مجموعة ورام (ره): ٨٩.
٤٤. تحف العقول: ٣٨.
٤٥. امالي الصدوق (ره): ٢٣٨.
٤٦. الكافي: ٨؛ تحف العقول: ٣١٥.
٤٧. ارشاد القلوب: ١٣٣، روى هذا المعنى في تحف العقول: ٩.
٤٨. المحجة البيضاء: ٤١١٩؛ فيض القدير: ٢١١٠-١٢٠.
٤٩. امالي الصدوق (ره): ٢٢٣.
٥٠. كشف الرتبة: ١١٩؛ الاربعون حديثاً للسيد ابن زهرة الحلبي (ره): ٨٢.
٥١. مكارم الاخلاق: ٢١.
٥٢. مناقب آل ابی طالب: ١١٢٢؛ مجمع البيان: ٨٣٦٠، سورة الاحزاب.
٥٣. كشف الغمة: ١١٠.
٥٤. دعائم الاسلام: ٢١٠٦.
٥٥. مجموعة ورام (ره): ٢٩.
٥٦. مناقب آل ابی طالب: ١١٢٤.
٥٧. احياء علوم الدين: ٢٣٧٨.
٥٨. مكارم الاخلاق: ١٧.
٥٩. مصباح الشريعة: ١٤٠؛ الكافي: ٦٢٧٦؛ الجعفریات: ١٩٣.

- ٦٠- مصباح الشريعة: ١٥٥.
- ٦١- مكارم الاخلاق: ١٦.
- ٦٢- مجموعة وژام (ره): ٢٦.
- ٦٣- مجموعة وژام (ره): ٣٢.
- ٦٤- مجموعة وژام (ره): ٢٤٨.
- ٦٥- الكافي: ٢١٠٤؛ مشكاة الانوار: ١٧١؛ المستدرک: ٨٤٥٥.
- ٦٦- تفسير العياشي (ره): ١٢٥١؛ سورة النساء.
- ٦٧- مجموعة وژام (ره): ١٠؛ الكافي: ٢٦٣٦.
- ٦٨- مكارم الاخلاق: ص ٢٢، في حديث آخر: انه كان ثلاثة ايام.
- ٦٩- المحاسن: ٣٨٧.
- ٧٠- الكافي: ٤٥٠.
- ٧١- الكافي: ٦٢٨٣.
- ٧٢- امالي الصدوق (ره): ٢٣٤.
- ٧٣- الكافي: ٦٢٨٦.
- ٧٤- احياء علوم الدين: ٢١٨.
- ٧٥- الكافي: ٦٢٨٠.
- ٧٦- مجموعة وژام (ره): ٣٨٣؛ الكافي: ٨١٥٠.
- ٧٧- الفقيه: ٣٢٩٩؛ دعائم الاسلام: ٢١٠٤ و ٣٢٥؛ المستدرک: ١٦٢٣٤.
- ٧٨- الكافي: ٥١٤١.
- ٧٩- المحاسن: ٦٠١.
- ٨٠- الاحتجاج: ١٢٦.
- ٨١- تفسير الامام العسكري: ٥٣٠.
- ٨٢- امالي الصدوق (ره): ٣٣٩.
- ٨٣- بحار الانوار: ٩٣٣٢٧.
- ٨٤- مكارم الاخلاق: ٢٢.
- ٨٥- مكارم الاخلاق: ٢٢.
- ٨٦- مكارم الاخلاق: ٢٠.
- ٨٧- مجمع البيان: ٦٣٤٥، سورة الحجر.
- ٨٨- مجمع البيان: ٦٣٤٧، سورة الحجر.
- ٨٩- مجمع البيان: ١٣٣٣، سورة القلم.
- ٩٠- بحار الانوار: ١٦٤١.
- ٩١- مجمع البيان: ١٠٥٥٤، سورة النصر.
- ٩٢- بحار الانوار: ٧٧١٧٠؛ تحف العقول: ٣٦.
- ٩٣- مناقب آل ابي طالب: ١١٢٤.

- ٩٢- نقله النورى(ره) فى المستدرک: ٢٠٣؛ فىض القدير: ٢١٠٣.
- ٩٥- نقله النورى(ره) فى المستدرک: ١٣٦.
- ٩٦- مكارم الاخلاق: ٣٥٠، الطيرة: التشاؤم. (مجمع البحرين: ٣٣٨٣).
- ٩٧- الجعفریات: ١٦٩.
- ٩٨- مكارم الاخلاق: ٢٠.
- ٩٩- تفسير القمى(ره): ٢٣٥٥، سورة المجادلة.
- ١٠٠- معانى الاخبار: ٨١.
- ١٠١- نقله النورى(ره) فى المستدرک: ٨٣٤١.
- ١٠٢- الجعفریات: ١٨٩.
- ١٠٣- مخطوط، لا يوجد لدينا.
- ١٠٤- الكافى: ٥٢٧.
- ١٠٥- الاحتجاج: ٣٦٤.
- ١٠٦- مكارم الاخلاق: ١٧.
- ١٠٧- نقله النورى(ره) فى المستدرک: ٢٢٣.
- ١٠٨- فقه الامام الرضا: ٣٦٥.
- ١٠٩- الجعفریات: ٢١٧.
- ١١٠- امالى الصدوق(ره): ٦٠؛ المحاسن: ١٠؛ التهذيب: ٣١٩٥.
- ١١١- تحف العقول: ٣٧٥.
- ١١٢- الجعفریات: ١٨٥.
- ١١٣- تفسير العياشى(ره): ٣٤٩، سورة الانعام.
- ١١٤- المحاسن: ٥٢٨.
- ١١٥- قرب الاسناد: ٦٦.
- ١١٦- عوارف المعارف: ٢٣٩.
- ١١٧- الجعفریات: ٥٧.
- ١١٨- عوارف المعارف: ٢٣٩.
- ١١٩- عوارف المعارف: ١٢٦.
- ١٢٠- الكافى: ٥٢٩.
- ١٢١- قرب الاسناد: ١٤٨.
- ١٢٢- الكافى: ٥٢٩.
- ١٢٣- تهذيب الاحكام: ٦١٣٨؛ المحاسن: ٣٥٥؛ دعائم الاسلام: ١٣٦٩.
- ١٢٤- الجعفریات: ٢١٧.
- ١٢٥- دعائم الاسلام: ١٣٧٢.
- ١٢٦- مجمع البيان: ٧٤٨؛ سورة الانبياء.
- ١٢٧- نهج البلاغه: ٣٦٨.

- ١٢٨- مناقب آل ابى طالب: ٣٦٢-٣٦٣.
- ١٢٩- الجعفریات: ٨٠-.
- ١٣٠- تحف العقول: ٤٥٧-.
- ١٣١- دعائم الاسلام: ٢٢١٤-.
- ١٣٢- جامع الاخبار: ٣٩٠؛ المستدرک: ١٣١١- (ح ١٤٥٨١٤)
- ١٣٣- دعائم الاسلام: ٢٤٨٩؛ المستدرک: ١٣٣٩٥-.
- ١٣٤- مجمع البحرين: ٥٤٣٩-.
- ١٣٥- تفسير العياشى (ره): ١٣٢٨، سورة المائدة-.
- ١٣٦- لم نعثر عليه، و وجدناه فى الاختصاص: ٩-١٣-.
- ١٣٧- الاصول الستة عشر: ٦٢-.
- ١٣٨- الاصول الستة عشر: ٧٥-.
- ١٣٩- عوارف المعارف: ٤٧-.